REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹


إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ
۱۲ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ — ۱۹ وفا ۱۳۳۸ھش — ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۵۹ء — نمبر ۱۶۹


# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

## کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

اجاب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۸ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام اور درد و الحاح کے ساتھ ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا ہمارا قادر و شافی خدا اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ عوارض دور فرما کر صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

## ملتان ڈویژن میں امدادی کاموں کے لئے ۵۰ ہزار روپے کی منظوری

### سیلاب زدہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے نقصان کے متعلق رپورٹ طلب کر لی گئی

ملتان ۱۸ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے ملتان ڈویژن میں سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پچاس ہزار روپے مخصوص کئے ہیں۔ اس رقم میں سے بیس ہزار روپے ضلع ملتان اور جھنگ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ دریائے چناب نے ان اضلاع میں سب سے زیادہ تباہی مچائی تھی۔ منٹگمری اور لائل پور کے اضلاع کے لئے ڈھائی ڈھائی ہزار روپے مخصوص کئے گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ صوبائی حکومت نے صوبے کے سیلاب زدہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے کہا ہے کہ ان کے علاقوں میں جو نقصان ہوا ہے، اس کے متعلق ہفتہ بھر میں تفصیلی رپورٹ پیش کریں توقع کی جاتی ہے۔ کہ ان رپورٹوں کی بنیاد پر صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے امدادی کاموں کے لئے امداد مہیا کرنے کے واسطے درخواست کرے گی۔ پتہ چلا ہے کہ کئی اضلاع میں سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا اندازہ لگانے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ کام سیلاب زدہ علاقوں میں مالی افسر کر رہے ہیں۔

## منگلا بند کے لئے پونے تین کروڑ روپے کی منظوری

کراچی ۱۸ جولائی۔ حکومت نے منگلا بند کے لئے دو کروڑ ستر لاکھ روپے منظور کئے ہیں تاکہ اس کی تعمیر کا کام تیز کیا جا سکے۔ اس سال کے پروگرام میں ریلوے لائن اور سڑکوں کی تعمیر شامل ہے۔ پہلے اس منصوبے پر ۷۰ کروڑ روپے صرف کرنے کا پروگرام تھا۔ اب ایک ارب ۴۴ کروڑ روپے صرف کئے جائیں گے۔ یہ بند ۲ مربع میل میں ہوگا۔ اور خیال ہے کہ ۱۹۶۶ء تک مکمل ہو جائے گا۔ اس سے ۳۰ لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ اور تین سے ساڑھے چار لاکھ کلوواٹ تک بجلی پیدا ہوگی۔

## دریائے چناب نے رُخ بدل لیا

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ جموں اور پاکستان کی سرحد پر دریائے چناب نے اپنا رُخ بدل لیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ کے طور پر ہندوستان کا کچھ مقبوضہ علاقہ پاکستانی علاقہ میں آگیا ہے۔ جموں سے موصول ہونے والی خبروں کے مطابق دریا کے بائیں کنارے پر واقع سات دیہات کے زیر آب آنے کا خدشہ ہے۔ دریائے چناب جموں سے ۱۸ میل دور اکھنور کے قریب پاکستانی علاقے میں داخل ہوتا ہے۔

## ملایا میں پاکستان کے ہائی کمشنر

کراچی ۱۸ جولائی۔ حکومت پاکستان نے پاکستان میں ملایا کے ہائی کمشنر کی حیثیت سے بھاجی قمر الدین کا تقرر منظور کر لیا ہے۔

## احمد نگر میں سیلاب زدہ مکانات کی مرمت کا کام

### وقار عمل میں مقامی مجلس کے پچاس سے زائد خدام نے حصہ لیا

ربوہ ۱۸ جولائی۔ موضع احمد نگر میں جسے سیلاب سے نقصان پہنچا ہے خدام الاحمدیہ کی طرف سے گرے ہوئے مکانات کی مرمت اور تعمیر کا کام کل بھی جاری رہا۔ پرسوں وہاں ربوہ کی ایک امدادی پارٹی نے جو پچاس سے زائد خدام اور انصار پر مشتمل تھی۔ صبح سے شام تک کام کرکے دو منہدم شدہ مکانات کا ملبہ صاف کرنے کے علاوہ ان کے بعض حصوں کی از سر نو تعمیر اور مرمت کے کام کا آغاز کیا تھا۔ کل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر ہدایت احمد نگر کی مقامی مجلس نے وقار عمل منا کر اس کام کو مکمل کیا۔ وقار عمل میں پچاس سے زائد خدام نے حصہ لیا۔ علاوہ ازیں خدام نے مسجد کی ایک ۲۰ فٹ لمبی اور ۸ فٹ اونچی دیوار تعمیر کی۔ یہ دیوار سیلاب کی وجہ سے گر گئی تھی۔ نیز مسجد کا صحن بھی وسیع کیا گیا۔

کل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دو مہتمم صاحبان نے مجلس خدام الاحمدیہ جھنگ کی امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا۔ وہاں کے خدام اب تک ۱۴۰ افراد کو ادویہ تقسیم کر چکے ہیں۔ وہاں منظم طور پر امدادی کام کرنے کے لئے چار چار سو پارٹیاں ترتیب دی گئی ہیں۔ جن کی طرف سے رپورٹ موصول ہونے پر حسب ضرورت مرکز سے بھی خدام بھجوائے جائیں گے۔ تاکہ مکانوں کی مرمت وغیرہ کے سلسلہ میں زیادہ مؤثر طریق پر امداد بہم پہنچائی جا سکے۔

— ٹوکیو ۱۸ جولائی۔ کل چین میں زبردست طوفان آیا جس کا رُخ بحیرۂ زرد کی جانب تھا اس سے جاپان میں ۲۲ افراد ہلاک ۱۶ لاپتہ اور ۶۷ مجروح ہوئے فارموسا میں ۳۰ افراد ہلاک ہوئے ۳۰۰ سے زائد مکانات گر گئے


مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۹ء

# مصلحین کا مقام

—(۵)—

ہم عرض کرتے ہیں کہ جب نصوص صحیحہ سے یہ امر ثابت ہوجاتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب دنیا ظہر الفساد فی البر والبحر کا نمونہ بن جائے گی اس وقت ایک شخص خواہ اس کو الامام المہدیؑ کہیں یا ابن مریمؑ کہیں نازل ہوگا۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ کہ جب ایک شخص ایسا شخص ہونے کا دعوے کرتا ہے۔ اور وہ صادق القول بھی ہے۔ ہم اسکے دعوے پر غور کریں۔ عقل کا تو تقاضا یہی ہے جیسا کہ ہم نے اوپر واضح کیا ہے کہ ہم ایسے شخص کے دعوے پر غور کریں اور اگر وہ ہماری تحقیقات میں سچا ثابت ہو۔ تو اس کو مان لیں۔ ورنہ اس سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ لیکن ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ کہ اس میں کیا عقلمندی ہے۔ کہ ہم گھر بیٹھ کر عقل کے گھوڑے دوڑانے شروع کردیں۔ اور اپنے فہم قرآن وسنت میں ایسے مگن ہو کر رہ جائیں کہ بس اندھا دھند بھٹکنا شروع کردیں۔ اور محض "میری رائے" "میری دانست" اور عقل کی آڑ لینے لگیں۔ یا یہ کہدیں کہ اس کی اب "کوئی ضرورت نہیں"۔ آخر ضرورت کے متعلق ہم فیصلہ کرنے والے کون ہیں؟ ضرورت کا فیصلہ تو وہی کرسکتا ہے جس کا دین ہے۔ حالانکہ معمولی عقل کا انسان بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے۔ کہ دنیاوی حکومتوں کے بنائے ہوئے قانون بھی حکومت ہی نافذ کرتی ہے۔ عوامی واعظ آئین پسندی کی تلقین تو کرسکتے ہیں۔ لیکن آئین پر عمل نہیں کراسکتے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حکومت ایک آرڈیننس بنالے۔ اور اس کے نفاذ کے لئے کوئی پروگرام تجویز نہ کرے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے "ذکر" کی حفاظت کے لئے کوئی پروگرام نہ بنائے۔ اور ہر ایک کو جو بخیال خویش دین کا عالم بن جائے۔ اس کی حفاظت کا علمبردار سمجھ لیا جائے۔ اور تجدید واحیائے دین کا دم بھرنے لگے۔

ہم پھر کہتے ہیں کہ اگر مسلمان الٰہی پروگرام کے پابند رہتے۔ تو ان میں کوئی فرقہ بندی نہ ہوتی۔ فرقہ بندی تو اس وجہ سے ہوتی ہے کہ انہوں نے یہ عقیدہ بنالیا۔ کہ اب اللہ تعالےٰ کی راہنمائی ضروری نہیں رہی بس ہماری عقل فہم قرآن وسنت کے لئے کافی ہے۔ جتنی موہنہ اتنی باتیں۔ خدا تعالےٰ کے بندے فصل کے لئے بلکہ وصل کے لئے نازل ہوتے ہیں۔ وہ فرقہ بندی ختم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ نہ کہ فرقہ بازی کے لئے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اگر امت محمدیہ میں نبی ہوتے۔ تو فساد ہوتا غلط ہے۔ نبی فساد برپا نہیں کرتے بلکہ فساد کو ختم کرتے ہیں۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوا ہے۔ اور آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔ فساد نبی برپا نہیں کرتے بلکہ وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنی دانشمندی میں مگن ہوتے ہیں۔ اور ہمہ دانی کے دعویدار ہوتے ہیں۔ اور سمجھنے لگتے ہیں کہ ہمیں اب کسی کی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔

سید نظر صاحب نے "فرقہ بندی" کے اس علاج کی تو تردید کردی ہے کہ ایک فرقہ رکھ کر باقی سب فرقوں کو بالجبر مٹادیا جائے۔ ہم اس میں آپ سے اس حد تک متفق ہیں کہ ایسا کرنا اسلام کی منشا کے خلاف ہے۔ اور بالجبر باقی فرقوں کو مٹانا ناقابل عمل ہے۔ کیونکہ اول تو یہ فیصلہ کون کرسکتا ہے۔ کہ صرف فلاں فرقہ حق پر ہے۔ باقی باطل ہیں۔ ہر فرقہ والے اپنے آپ کو حق پر اور تمام دوسرے فرقوں کو ناحق پر سمجھتے ہیں۔ پھر بفرض محال یہ معلوم بھی ہوجائے کہ صرف فلاں فرقہ حق پر ہے۔ تو باقی فرقوں پر جبر نہ تو اسلام میں روا ہے۔ اور نہ اس میں کامیابی کی امید ہے۔ بلکہ فساد فی الارض کا باب کھل جائے گا۔ اور یہ سرزمین بے گناہوں کے خون سے لالہ زار بن جائے گی۔ البتہ اگر کوئی فرقہ جائز اور پُر امن طریقوں سے دوسروں پر چھا جائے۔ تو اس کے راستہ میں روڑے نہیں اٹکانے چاہئیں۔ یاد رہے کہ حکومتی طاقت یا قانونی طاقت بھی جبر ہے۔ جیسا کہ مولانا نظر صاحب کی باتوں سے بھی ثابت ہوتا ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ مولانا نظر صاحب نے اپنے خیال میں جو صحیح تجویز پیش کی ہے۔ وہ کہاں تک قابل عمل ہے۔ اور اس سے مقصود حاصل ہوتا ہے یا نہیں۔ آپ کی تجویز یہ ہے۔ کہ "اس سلسلہ میں اگر کوئی معقول بات ہے تو یہ ہے کہ جو لوگ دین اسلام کی حقیقی عظمت سے واقف اور سچی روح سے آشنا ہیں۔ صاف ستھرے تبلیغی ذہن کے ساتھ ان تمام فرقوں کے شریف طبع لوگوں کو اسلام کی اصل تعلیم کی طرف توجہ دلائیں۔

یہ تجویز بھی سربموم رکھ کر جنگلا پکڑنے والی بات ہے۔ اس تجویز پر عمل کرنے کی کوشش سے کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ کسی فرقہ کے اہل علم حضرات کو اپنے فرقہ کے مخصوص عقائد سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا اس لئے ایسی تجویز سے کوئی مثبت کام لینا ناممکن ہے۔ البتہ مختلف فرقوں کے اہل علم اور با اثر نمائندوں پر مشتمل ایک ایسی مجلس بنائی جاسکتی ہے۔ جو یہ منفی مگر مفید کام کرے کہ وہ کسی فرقہ کے عقائد میں دخل نہ دے ہر فرقہ میں باہم رواداری کی روح بیدار کرے۔ ایسے محب وطن اور محب اسلام اہل علم حضرات اگرچہ کمیاب ہیں لیکن نایاب نہیں۔ ہر فرقہ میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں۔ جو فسادات کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اگر ایسے حضرات صرف مختلف فرقوں کے درمیان باہمی توازن رکھنے کی تدابیر پر غور کیا کریں۔ اور ہر فرقہ کے علمبردار اپنے فرقے کو پُر امن رکھنے کی ذمہ داری لیں اور فساد کی باتوں سے روکیں۔ تو یقیناً اس سے مسلمان قوم کو بہت فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

قرآن کریم میں فتنہ وفساد کی جو مذمت کی گئی ہے۔ شاید کسی جرم کی ایسی مذمت نہیں کی گئی۔ اس کو اشد من القتل کہا گیا ہے۔ اور قرآن مجید نے اس امر میں حق وباطل کی کوئی شرط نہیں لگائی۔ خواہ کوئی حق پر ہو خواہ کوئی باطل پر فساد کرنے کا کسی حالت میں بھی مجاز نہیں ہے۔ اس لئے جو مجلس بنائی جائے۔ اس کا فی الحال صرف اتنا کام ہو کہ اس کے ارکان اپنے اپنے فرقہ کو حدود کے اندر رکھنے کی ذمہ داری لیں۔ ایسی مجلس میں ہر وہ فرقہ شامل کیا جائے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ خواہ اس کو دوسرے فرقوں سے بعض مسائل میں تضاد کی حد تک ہی اختلافات کیوں نہ ہوں اگر مسلمہ اور غیر مسلمہ کا امتیاز کیا جائے گا تو پہلے روز سے ہی ایسی مجلس کی ناکامی لازمی ہے ہر فرقہ یا فرد جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھنے کا ادعا کرتا ہے امت محمدیہ میں داخل ہے۔ اور کسی کا حق نہیں ہے کہ اس کو امت محمدیہ سے خارج کرے۔

اگر اہل علم حضرات کی کوئی مجلس صرف اتنا کام سرانجام دے لے تو یہ عظیم الشان خدمت اسلام ہوگی۔ باقی رہا مثبت کام تو یہ ہر فرقہ اپنے اپنے عقائد کے مطابق کرسکتا ہے۔ ایسی مجلس کا کام صرف منفی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ فرقوں میں باہمی تصادم نہ پیدا ہونے دے۔

---

# پنچائت یونینیں

بعض اضلاع میں پنچائت یونینوں کی تجویز پر عمل درآمد شروع ہوگیا ہے۔ جو بطور امتحان کے چنے گئے ہیں۔ ان اضلاع میں ہر یونین کا حلقہ تقریباً دس مقرر کیا گیا ہے۔ جو پہلے ذیلداری کا حلقہ ہوتا تھا اس طریق کا حسن وقبح تو بعد میں معلوم ہوگا۔ لیکن اس وقت جس چیز کی سخت ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہر پنچایت یونین میں صرف ایسے نمائندے منتخب ہونے چاہئیں۔ جو فی الواقعہ صاحب الرائے دیانتدار اور محب وطن ہوں۔

یہ درست ہے کہ ہمارے عوام میں صحیح سیاسی بیداری ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ اور بہت سے لوگ محض بھیڑ چال کے عادی ہیں۔ لیکن حکومت کی تبدیلی کی وجہ سے ایسے ناجائز اثرات کا سایہ عوام کے دلوں سے بڑی حد تک ہٹ چکا ہے۔ اس لئے اگر کوشش کی جائے۔ تو عوام میں اس وقت صحیح جذبات ابھارے جاسکتے ہیں۔ اور انہیں سکھایا جاسکتا ہے۔ کہ بغیر کسی بیرونی اثر کے وہ اپنی ذاتی رائے کے مطابق اپنا ووٹ استعمال کریں۔ اور صحیح کار آمد رکن کا انتخاب کریں۔ کسی کے لحاظ ملاحظہ کو خاطر میں نہ لائیں۔

جب تک عوام کے دلوں میں ایسی بیداری پیدا کرنے کے لئے حتی الامکان کوشش نہ کی جائے گی۔ یقیناً اکثر یونینوں میں ایسے افراد منتخب ہوجائینگے جو بجائے مفید ہونے کے نقصان دہ ثابت ہوں گے۔

ہمارے عوام خواہ شہری ہوں یا دیہاتی کافی سمجھدار ہیں۔ اگر دیانتداری سے ان کو سمجھانے کی کوشش کی جائے۔ تو چند دنوں میں وہ حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں۔ ابھی اس میں سو فیصدی کامیابی تو نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ دراصل یہ کام کی ابتدا ہے۔ لیکن پھر بھی اگر کوشش کی جائے۔ تو بہت کامیابی حاصل ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔ اور حب وطنی خود اعتمادی کا صحیح جذبہ جلد از جلد بیدار کیا جاسکتا ہے جس کے بغیر کوئی ملک باوقار اور خوشحال نہیں ہوسکتا۔

---

# پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی کی تشکیل

## محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب آف کراچی یونیورسٹی کا خطبہ اسناد

(۲)

### اسلامی آئیڈیالوجی اور اس کی وضاحت

تاہم بعض لوگوں کی طرف سے اس بارے میں بعض خدشات کا اظہار کیا گیا۔ ان لوگوں کا کہنا یہ تھا کہ دنیا کی مختلف قومیں یا مملکتیں کسی ایک مذہب یا فلسفۂ حیات کی قائل نہیں ہیں۔ بلکہ ان میں مختلف مذاہب اور مختلف فلسفہ ہائے حیات کے پیرو پائے جاتے ہیں۔ اس لئے کوئی قوم کسی ایک مذہبی آئیڈیالوجی تو درکنار کسی ایک فلسفہ پر مبنی آئیڈیالوجی کو بھی اختیار نہیں کر سکتی چنانچہ پاکستان کی پہلی تعلیم کانفرنس میں بھی یہ سوال اٹھایا گیا۔ اور کہا گیا کہ پاکستان میں مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی ایسی صورت میں پاکستان میں تعلیم کی بنیاد ایک عقیدے ایک نظریئے یا ایک خیال پر کیسے رکھی جا سکتی ہے؟ بایں ہمہ یہ ضروری تھا کہ پاکستان کے نظام تعلیم کے لئے کوئی ایسی بنیاد تلاش کی جائے۔ جس سے پاکستان روحانی اور اخلاقی بے حسی کا شکار ہونے سے بچ سکے ۱۹۴۷ء کی تعلیم کانفرنس نے اس کا ایک حل تجویز کیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ پاکستان میں تعلیم کی بنیاد "اسلام" پر نہیں بلکہ "اسلامی آئیڈیالوجی" پر ہوگی۔ اصطلاح "آئیڈیالوجی" وسیع اور ہمہ گیر مفہوم کی حامل ہے۔ یہ ایسے خیالات، اقدار، اور رجحانات پر حاوی ہے جو کم و بیش مختلف مذاہب کے درمیان ہی نہیں بلکہ مذہب اور اخلاق کے درمیان باہم مشترک ہوں۔ ایسی اقدار اور ایسے نظریات انسان کو کسی خاص مذہبی اعتقاد یا کسی مذہب کے ساتھ وفاداری کا پابند نہیں بناتے۔ ان سے صرف ایک ایسے وسیع تر ذہنی اتحاد کی نشاندہی ہوتی ہے جو مختلف النوع مذہبی عہد و پیمان میں بٹے ہوئے لوگوں کو متحد کرنے کا باعث بنتی ہے۔ پاکستان میں مختلف ثقافتوں کی موجودگی اور پھر ثقافتی آزادی کے اس عمومی حق کے پیش نظر جس پر پاکستان کے مطالبہ کی بنیاد رکھی گئی تھی "مذہب" کے مقابلے میں "آئیڈیالوجی" کی اصطلاح کو ترجیح دینا لازمی تھا۔ چنانچہ کانفرنس میں غیر مسلموں نے اس رعایت کا خیر مقدم کیا اس وقت واضح کر دیا گیا کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ پاکستان کا نظام تعلیم اسلامی آئیڈیالوجی پر مبنی ہوگا تو اس سے مراد یہ ہے کہ یہ آئیڈیالوجی نہ صرف ایسی اقدار اور ایسے نظریات پر مبنی ہے۔ جو اسلامی نقطۂ نگاہ سے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں بلکہ یہ اقدار اور یہ نظریات بہترین انسانی خیالات اور عقائد کی حیثیت سے دوسروں کے نزدیک بھی قابل قبول ہیں۔ ۱۹۴۷ء کی قرارداد میں ان نظریات کی تعیین بھی کی گئی اور کہہ دیا گیا کہ ان سے یہ تین نظریئے مراد ہیں۔

(اول) انسانی اخوت (دوم) معاشرتی جمہوریت، (سوم) سماجی انصاف۔

### ایک اعتراض اور اس کا جواب

پاکستان کی آئیڈیالوجی کے لئے صفت کے طور پر لفظ "اسلامی" کا استعمال بعض کے نزدیک قابل اعتراض ہو سکتا ہے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس کے سوا اور کس نام سے اس آئیڈیالوجی کو پکارا جائے؟ ہو سکتا ہے۔ آگے چل کر اسے "پاکستانی آئیڈیالوجی" کے نام سے ہی یاد کیا جانے لگے۔ جب تک ایسا نہیں ہوتا اس وقت تک لفظ "اسلامی" برقرار رہنا ضروری ہے کیونکہ اظہار مفہوم کے لئے اس سے بہتر اور مناسب نام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ نام مسلمانوں کے ان مرغوب و دلپسند خیالات و اقدار کا آئینہ دار ہے جو اسلام کی تعلیم، اس کے کارناموں اور اس کے تاریخی مقام کا نچوڑ ہیں۔ بایں ہمہ یہ دوسروں کے نزدیک بھی یکساں طور پر قابل قبول ہیں اس لئے کہ انسانی زندگی کے انتہائی مقاصد کی ان سے زیادہ روشن اور ترقی پذیر تشکیل ممکن نہیں۔ انہیں بلاشبہ آج بھی سب سے زیادہ روشن اور ترقی پذیر مقاصد کی حیثیت حاصل ہے۔ عالمگیر انسانی اخوت، معاشرتی جمہوریت اور سماجی انصاف ایسے مقاصد عالیہ ہیں جو صد درجہ بلند، واضح اور موثر ہیں کسی قسم کی فرسودگی یا ابہام ان میں نہیں پایا جاتا۔ اب رہا یہ سوال کہ انہیں "اسلامی" کہہ کر پکارا جائے۔ اور پھر بھی یہ مسلم و غیر مسلم کیلئے قابل قبول ہوں تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے اس کی مثال پہلے سے موجود ہے دونوں عالمی جنگوں کو جو ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء اور پھر ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۵ء تک لڑی گئیں۔ بے کھٹکے ایسی جنگوں کے طور پر ظاہر کیا گیا۔ جو گویا "عیسائی تہذیب" کے دفاع کی خاطر لڑی گئی تھیں۔ لائڈ جارج اور چرچل جیسے جنگی قائدین ہی نہیں بلکہ اتحادی اقوام کے مفکرین بھی ان جنگوں کی اس حیثیت کا چرچہ کرتے رہے۔ اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ جن قوموں نے فاتح اتحادیوں کی طرف سے ان جنگوں میں حصہ لیا ان میں بڑی تعداد میں غیر عیسائی اقوام بھی شامل تھیں۔ ان کی مذہبی وابستگی کی نوعیت عیسائیت کی روایتی وابستگی سے بالکل مختلف تھی۔ جب اتحادی لیڈر "عیسائی تہذیب" کی اصطلاح استعمال کرتے تھے تو یہی سمجھا جاتا تھا۔ کہ لفظ "عیسائی" عام معنوں میں نہیں بلکہ بعض وسیع تر انسانی مقاصد کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس میں روایتی عیسائی عقائد اور ان کیساتھ وفاداری کا کوئی مفہوم شامل نہیں۔ اس لفظ کو ایسے ناپسندیدہ خیالات اور نظریات کے بالمقابل استعمال کیا جاتا تھا۔ جن کا مقابلہ کرنا بہت سی عیسائی اور غیر عیسائی اقوام اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ جس طرح "عیسائی تہذیب" کی اصطلاح ایک وسیع تر مفہوم کی حامل سمجھی جاتی رہی ہے اسی طرح "اسلامی آئیڈیالوجی" کی اصطلاح کو ایک وسیع تر مفہوم کا حامل سمجھا جا سکتا ہے۔

### سہ جہتی انسانی مساوات

اس لحاظ سے ہم یہاں "اسلامی آئیڈیالوجی" کو پاکستان کی تعلیمی آئیڈیالوجی سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ یہ آئیڈیالوجی تین مقاصد کی نشاندہی کرتی ہے۔ اور وہ ایسے اعلیٰ اور برتر مقاصد ہیں کہ انسانی جد و جہد اور قربانی و ایثار کے شایان شان ان سے بہتر مقاصد کی نشاندہی ممکن نہیں۔ اور وہ مقاصد جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے (۱) عالمگیر انسانی اخوت (۲) معاشرتی جمہوریت اور (۳) سماجی انصاف کے ناموں سے یاد کئے جا سکتے ہیں۔ یہ مقاصد اپنی اہمیت اور وسعت کے اعتبار سے اس قابل ہیں۔ کہ فکری صلاحیتوں سے بہرہ ور دماغوں کی طرف سے ان کی زیادہ سے زیادہ وضاحت ہوتی رہے اس لحاظ سے ان کو پوری تفصیل کے ساتھ واضح کرنے اور لوگوں کے ذہن نشین کرانے کی جد و جہد جاری رہنی چاہیئے۔ مثال کے طور پر کئی سال قبل پنجاب یونیورسٹی کے ایک خطبۂ اسناد میں اسلامی آئیڈیالوجی کی وضاحت کے طور پر تیرہ نکات پیش کئے گئے تھے۔ ان میں سے اکثر نکات ان مقبول اور عام فہم تصورات کی حیثیت رکھتے ہیں جن پر ترقی پذیر انسانی زندگی کی تعمیر عمل میں آ سکتی ہے۔ انہی میں وہ تین مقاصد شامل ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے سماجی انصاف سے مراد یہ ہے کہ سب انسانوں کو معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ اسی طرح معاشرتی جمہوریت اس چیز کا نام ہے کہ سب انسانوں کو سیاسی لحاظ سے مذہب، ذات اور فرقے وغیرہ کی تفریق کے بغیر ترقی کے ایک جیسے مواقع حاصل ہوں اسی طرح عالمگیر انسانی اخوت سے یہ مراد ہے کہ دنیا کی چھوٹی اور بڑی سب قوموں کے درمیان مساوات ہو الغرض یہ تینوں نظریئے تین قسم کی انسانی مساوات پر مبنی ہیں۔ اور اس سہ جہتی مساوات کا تصور نظریاتی یا عملی اعتبار سے اکثر قوموں میں مفقود رہا ہے۔ یہ سہ جہتی مساوات کیا ہے؟

اول، خالصتہً معاشرتی، اقتصادی، شہری سطح پر مساوات۔

دوم، قومی، ملکی، وطنی، سطح پر مساوات،

سوم، بین الاقوامی سطح پر مساوات،

پاکستان کی قومی آئیڈیالوجی اسی سہ گونہ مساوات سے عبارت ہے اور اسی سہ گونہ مساوات کو پاکستانی تعلیم نے ابھارنا ہے۔

سو پاکستان کے نظام تعلیم کے لئے ضروری ہے کہ وہ صحیح معنوں میں معاشرتی جمہوریت، معاشرتی انصاف اور عالمگیر انسانی اخوت کے ان نظریات پر مبنی ہو جنہیں اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اور جو عام انسانی وقار کے اعتبار سے کچھ کم اہمیت اور وقعت کے حامل نہیں ہیں۔ اپنے اس خصوصی امتیاز کے باوصف پاکستان کے نظام تعلیم کے لئے یہ امر اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ صحیح معنوں میں قومی جذبے کو فروغ دینے کا باعث بنے جب ایک خاندان یا جماعت کے افراد خاندان یا جماعت کے مفاد اور مطمح نظر کو فروغ دینے پر متفق ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ہر فرد کا حق ہوتا ہے کہ وہ اپنی مخصوص تخلیقی اور تعمیری صلاحیتوں کو مشترکہ امور کی سرانجام دہی میں صرف کرے اور اس طرح مشترکہ مفاد اور مشترکہ مطمح نظر کے فروغ کا باعث بنے۔ یہ اس کا حق ہی نہیں ہوتا بلکہ فطرت خود اس کا تقاضہ کرتی ہے۔

### راہ میں پیش آنیوالی بعض مشکلات

پاکستان ہندی مسلمانوں کے اس عزم کے نتیجے میں منصۂ شہود پر آیا۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو ایک مخصوص معیار کے مطابق ڈھالنا چاہتے تھے۔ اور بعض مخصوص تصورات کو عملی جامہ پہنا کر اپنی تخلیقی اور تعمیری صلاحیتوں کے مطابق معاشرتی، سیاسی اور بین الاقوامی مواقع سے فائدہ اٹھانے کے متمنی تھے لیکن

اگر تمام سیاسی نظام کی تکمیل کے بعد جس نے انکے عزم کو حقیقت سے ہمکنار کر دکھایا انہوں نے دیکھا کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے جتنا انہیں آغاز کار نظر آتا تھا۔ ہؤا یہ کہ آٹھ یا نو کروڑ انسانوں کی ایک جمعیت کو یکایک ایک آزاد و خود مختار قوم کی حیثیت حاصل ہو گئی لیکن یہ عظیم جمعیت جغرافیائی لحاظ سے قریب قریب مساوی طور پر دو ایسے علاقوں میں بٹی ہوئی تھی۔ جن کے درمیان ڈیڑھ ہزار میل لمبا غیر ملکی علاقہ حائل تھا۔ مزید برآں اس جمعیت میں اندرونی طور پر متعدد مقامی، نسلی، لسانی اور فکری گروہ موجود تھے۔ جو چیز اور بھی خرابی کا باعث ہوئی وہ یہ تھی کہ قبل اس کے پاکستان مضبوطی کیساتھ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوتا ان چھوٹے چھوٹے گروہوں کو اپنے اپنے وجود کا احساس ہی نہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ احساس دامنگیر ہو گیا۔ جوں جوں مشکلات سر اٹھاتی گئیں۔ عدم اطمینان، عدم یقین اور عدم رواداری کا احساس بڑھنے لگا اور ایک دوسرے پر نیز اپنے مشترکہ مستقبل پر اعتماد میں کمی آنے لگی۔ خود حکومتی اور تعمیر و ترقی کے بے شمار مواقع کے باوجود آزادی کے بارہ سال بیت گئے۔ لیکن قومی مطمح نظر کے حصول میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ اب یہ صورت ہے کہ جہاں ہمیں جمہوری طرز زندگی بسر کرنے میں بہت کچھ تجربے کی ضرورت ہے وہاں ہماری قومی زندگی اور کردار میں بعض رخنے اور خلائیں ہیں اگر ہم اعتماد کے ساتھ مستقبل کی طرف قدم اٹھانا چاہتے ہیں تو ان رخنوں اور خلاؤں کو پُر کرنا از حد ضروری ہے۔

## قومی زندگی میں بعض رخنوں کی نشاندہی

ان رخنوں میں سے سب سے بڑا رخنہ یہ ہے کہ ہماری قومی زندگی ابھی تک حب الوطنی کی فراوانی سے محروم ہے۔ ہم میں وہ جذبات و احساسات مفقود ہیں۔ جو کسی قوم کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو ان کے مولد و مسکن سے یا ان کے اختیار کردہ وطن سے اس طرح منسلک کر دیتے ہیں کہ اس کے ساتھ ان کی وابستگی اور دلبستگی دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ ان جذبات و احساسات کے زیر اثر انسان اپنے جغرافیائی ماحول اور اپنی قدیم سے قدیم تاریخ پر فخر کرتا اور انہیں سرمایۂ صد افتخار تصور کرتا ہے اگر ہم چاہتے تو اپنی اس سرزمین کی قدیم تاریخ کا کھوج لگا کر اس کا سلسلہ پانچ ہزار سال قبل تک لے جا سکتے تھے۔ لیکن ہماری نگاہ اکثر ۱۹۴۷ء تک محدود رہتی ہے اور ہم اس سے قبل کے زمانہ میں اہل

ہونے کی پوری کوشش نہیں کرتے۔ اگر آثار قدیمہ کے علم پر اعتماد کیا جائے۔ تو ہم اس سرزمین کی جواب پاکستان کہلاتی ہے پانچ ہزار سال قبل تک کی تاریخ لکھ سکتے ہیں۔ اور جہاں تک انسانی حیات کے تسلسل کا تعلق ہے۔ ہماری دریافت کا سلسلہ اس سے بھی گئی گذری قدیم زمانے تک جا سکتا ہے۔ آر۔ ای۔ ایم وہیلر کا کہنا ہے کہ بے شک پاکستان ایک نئی اسلامی مملکت ہے لیکن اپنے قدیم پڑوسیوں کی طرح پاکستان بھی تاریخی حوالے سے ایک ایسے تسلسل کی پیداوار ہے جس میں اسلام سب سے زیادہ جدید اور سب سے زیادہ موثر عنصر کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ جو سرزمین آج پاکستان کے نام سے موسوم ہے اگرچہ تسلسل کے ساتھ اس کے تاریخی حالات دریافت کرنے میں ہم پانچ ہزار سال سے آگے نہیں جا سکتے۔ لیکن اس مملکت کی حدود میں انسانی ہاتھوں کی بنی ہوئی جو چیزیں دریافت ہوئی ہیں ان میں سے بعض کے متعلق تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ کچھ نہیں تو پانچ لاکھ سال قبل کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ (ملاحظہ ہو وہیلر صاحب کی کتاب پاکستان کے پانچ ہزار سال)

ہماری قومی زندگی میں اور بھی کئی رخنے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ملک کے دونوں حصے ایک دوسرے سے ڈیڑھ ہزار میل کے فاصلے پر واقع ہیں۔ اس پر مزید یہ ہے کہ ہماری آبادی کئی نسلی، صوبائی، لسانی اور فکری گروہوں میں بٹی ہوئی ہے۔ ان گروہوں کو آج تک ان کے اپنے حال پر چھوڑ دیا گیا جس سے انہیں صحت مند خطوط پر پنپنے کا موقع نہ ملا۔ ان حالات میں جب مشکلات نے سر اٹھایا۔ اور ان کا دباؤ بڑھنا شروع ہؤا۔ تو ہم زیست اور فکر و نظر کے تعاونی انداز کے بجائے۔ تقابلی انداز کے سانچوں میں ڈھلتے چلے گئے۔ ہم نے معاشرتی اور سیاسی میدانوں میں ایک دوسرے کو مطعون کرنے اور الزام تراشنے کا وطیرہ اختیار کر لیا۔ ان رخنوں کو بھرنے کا وقت آ گیا ہے اور حق بات یہ ہے کہ اس بارہ میں زیادہ تر ذمہ داری معلمین اور نظام تعلیم پر عائد ہوتی ہے۔ اگر سرسری نظر سے دیکھا جائے تو تعلیم نوجوانوں کو علوم و فنون سے آراستہ کرنے کا ذریعہ ہے لیکن بنظر تعمق دیکھا جائے تو تعلیم علوم و فنون سکھلانے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ پوری قوم کے خیالات، نظریات اور کردار کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کا ذریعہ بھی تعلیم ہی ہے۔ ان مقاصد اور رخنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہماری

تعلیم کی ایسی تشکیل ضروری ہے کہ جس سے حب الوطنی کے جذبے۔ قومی آثار و نشانات اور اداروں کے احترام، ملک کے مختلف حصوں میں باہمی خیرسگالی، انداز زیست اور انداز فکر و نظر کے اعتبار سے مختلف طبقوں میں تعاون کی روح اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قوم کے وسیع تر مفادات اور

اسکی وسیع تر آئیڈیالوجی کے بالمقابل مقامی اور گروہی مفادات اور وابستگیوں کو موخر کرنے کی صفت کو زیادہ سے زیادہ فروغ اور ترقی حاصل ہو سکے یہ سب کچھ اس طور سے انجام پانا ضروری ہے کہ قوم کے افراد اور ملک کے چھوٹے چھوٹے گروہوں کی جائز آزادیوں پر کوئی آنچ نہ آنے پائے۔

(ترجمہ: مسعود احمد دہلوی)

## خدام الاحمدیہ کی تیسری سہ ماہی اور مالی جائزہ

تیسری سہ ماہی عنقریب اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ ۳۱ جولائی تک مرکز میں وصول ہونے والی رقوم شمار کی جائیں گی۔ لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ زیادہ سے مجالس جملہ مدات میں سو فیصدی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر ثواب کے حصول کے لئے کوشش کریں گی۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

## شکریۂ احباب

چند دن ہوئے میرا لڑکا عزیز نصیر احمد بغیر اطلاع گھر سے چلا گیا تھا جس کی وجہ سے ہم سب گھر والے سخت پریشان تھے۔ محترم ناظر صاحب امور عامہ اور آپ کے عملہ نے کئی دن کی مسلسل کوشش کے بعد بچہ کو تلاش کیا۔ محترم امیر صاحب ضلع ملتان نے بھی اس سلسلہ میں بہت تعاون فرمایا۔ میں ان سب بزرگوں اور دوسرے سب احباب کا جنہوں نے اس موقعہ پر کسی نہ کسی رنگ میں ہماری امداد فرمائی یا ہم سے اظہار ہمدردی فرمایا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نیز میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی پریشانیوں سے آئندہ محفوظ رکھے۔ آمین (سید بشیر احمد منیجر دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ)

## درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (محمد یعقوب دارالصدر غربی ربوہ)

## ولادت

میرے چچا جان چوہدری غلام احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ تحصیل صادق آباد کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند دلبند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

## دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ نیاز بیگم صاحبہ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۵۹ء بروز منگل چک نمبر ۵۰۸ T.D.A ضلع سرگودھا میں فوت ہو گئی ہیں۔ ان کا جنازہ اسی روز ربوہ لایا گیا۔ اور مورخہ ۱/۷/۵۹ کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور میت کو کندھا دیا اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ (عبدالحمید خان کاٹھ گڑھی چک نمبر ۵۰۸ T.D.A تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

## دعائے نعم البدل

(۱) میرا لڑکا عزیزم مظفر احمد عمر ۱½ سال مورخہ ۱۱/۷/۵۹ بوقت ۶ بجے شام قضائے الٰہی سے وفات پا گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(عبدالغفور سابق درویش حال کوارٹر نمبر ۵۴ ہم سکیم نمبر ۲ بوسن روڈ ملتان)

(۲) میرا پوتا عمر چھ ماہ بتاریخ ۶/۷/۵۹ کو رضائے الٰہی سے فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں۔

(حکیم منصف خان چک نمبر ۱۶۵/۹-L الف ڈاکخانہ چک ۱۶۸/۹-L ضلع منٹگمری)

# بے پردگی اور ریڈیو پر فلمی گانے

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل

اسلام چونکہ کامل و مکمل مذہب ہے۔ اس لئے وہ ایسی ہدایات دیتا ہے۔ جو بدی کو جڑ سے کاٹتی ہیں۔ مومن کی روحانی حفاظت کرتی ہیں۔ موجودہ زمانہ میں جو بے پردگی اور ریڈیو پر گندے ریکارڈ اور فلمی گانے وغیرہ ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں جو اخلاق کو تباہ کرنے والے ہیں۔ جن لوگوں کے ہاں ریڈیو ہیں۔ ان کی موجودگی میں یا عدم موجودگی میں ان کا غلط استعمال بھی ہوتا ہے۔ ریڈیو ایک نہایت عمدہ ایجاد ہے۔ اور اس سے اس حد تک فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ خبریں سن لی جائیں اور علمی اور اخلاقی لیکچر سن لئے جاویں نیز اس میں دیہاتیوں کے لئے مفید پروگرام ہوتے ہیں۔ وہ سن لئے جاویں۔ لیکن اس کا مضر پہلو ترک ہونا چاہیئے اور بچوں اور مستورات کو اس کے سننے سے روکنا چاہیئے مثلاً فلمی گانے جو ڈھولک اور طبلہ کے ساتھ گائے جاتے ہیں۔ اور اُن میں روباشانہ طریق کے راگ اور گیت ہوتے ہیں۔ نیز ریکارڈ جو جذبات کو ابھارنے والے ہوتے ہیں۔ ایسی باتوں سے رکنا اور روکنا ضروری ہے۔ اگر بچے اور مستورات سُنیں گی۔ تو جیسے سنیما دیکھنے والے بچے اور بچیاں گویّے اور ناچنے والی بن جاتی ہیں۔ اسی طرح یہاں بھی یہ خرابیاں پیدا ہوں گی۔ اور اخلاق تباہ ہوں گے۔

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ نے بے پردگی اور سنیما وغیرہ کے متعلق جو خطبات پڑھے ہیں۔ اور ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ اور مرکزی دفاتر نے مناسب حد تک نیز ان کی اشاعت کی ہے اور ان کے متعلق پروپیگنڈا کیا ہے۔ وہ جماعت کے لئے کافی ہے۔ البتہ جو لوگ لاپرواہ اور اپنی اولادوں کے بد انجام سے غافل ہیں وہ ان ہدایات کی موجودگی میں بھی آیت

یمرون علیہا وھم عنھا معرضون

کے مصداق ہیں۔ آنحضرت صلعم فرماتے ہیں:-

العاقل من یتعظ بغیرہٖ

کہ عقلمند وہ شخص ہے جو غیر سے نصیحت حاصل کرے۔

پس جو لوگ ریڈیو اور سنیما اور بے پردگی میں پڑے ہوئے ہیں ان کے بد انجاموں سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ آخری زمانہ میں لہو و لعب کے ایسے سامان اور ایجادات جاری ہوں گے حدیث کے الفاظ یہ ہیں:-

ظھرت القینات والمعازف

(مشکوٰۃ ص ۴۶۲)

کہ گانے والی عورتیں اور آلات لہو ظاہر ہو جائیں گے۔ اور یہ ایسی چیزیں ہیں جو انسان کو دین سے دور لے جانے والی ہیں

قرآن کریم میں سورہ نور پ ۱۸ میں آیت

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم الخ

میں اس بارہ میں ہدایات موجود ہیں۔ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ اے محمد رسول اللہ صلعم ایمانداروں کو کہدے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں۔ اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتیں ہیں۔ اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں۔ یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں۔ اُن کے حسن کے قصے نہ سنیں۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے یہی حکم ایماندار عورتوں کے لئے بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ان آیات میں انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بتا دئیے گئے ہیں (۱) اپنی آنکھوں کو نامحرموں پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ (۲) کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا (۳) نامحرموں کے قصے نہ سننا (۴) اس تمام تقریبات سے جن میں اس فعل بد کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ اپنے تئیں بچانا اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ"۔

نیز حضور فرماتے ہیں:-

"سو چونکہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں۔ اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے خبری ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔ اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھدیں اور پھر ہم امید رکھیں کہ اس کتے کے دل میں خیال تک ان روٹیوں کا نہ آئے تو ہم اپنے اس خیال میں غلطی پر ہیں۔ سو خدا تعالےٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی تقریب پیش نہ آئے۔ جس سے بد خطرات جنبش کر سکیں"۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۵۴۔۵۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سورہ نور کی ان آیات کی اس مقام پر نہایت عمدہ تفسیر فرمائی ہے۔ چاہیئے کہ ہر سچا مسلم اور اپنی اولاد کا خیر خواہ اس مقام کو ضرور پڑھے

اس مختصر نوٹ میں بے پردگی اور فلمی گانوں کے متعلق ہم نے مختصر ذکر کیا ہے تفصیلات سلسلہ کے لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہیں۔

# فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے علاج کیلئے

## بعض گرانقدر عطایا

## احباب کی خدمت میں درخواست دُعا

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

میری ایک تحریک پر بہت سے احباب اور جماعتوں نے فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضاں کے علاج کے لئے رقوم بھجوائی ہیں اور بھجوا رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ امداد دہندگان کی ایک فہرست الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ امید ہے احباب ان دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہوں گے۔

اس تحریک پر سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ نے ہسپتال کے مریضوں کی سہولت اور آرام کے لئے چار عدد روم کولرز Room Coolers (مقامی ساخت کے) کے لئے مبلغ -/-/Rs ۱۸۰۰ اور بجلی وغیرہ کے خرچ کے لئے چار سال تک کے لئے مبلغ -/-/Rs ۳۲۰۰ کل -/-/Rs ۵۰۰۰ کی رقم ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔ مکرم سیٹھ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ وہ ہمیشہ ایسی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور بہت انشراح صدر سے حصہ لیتے ہیں۔ لہذا احباب جماعت خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ محترم سیٹھ صاحب کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیوی ترقیات سے وافر حصہ عطا فرماوے اور ان کو اور ان کے خاندان کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے نیز جس نیت سے انہوں نے اس رقم کا وعدہ فرمایا ہے یعنی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے لئے صدقہ کے طور پر۔ اللہ تعالےٰ ان کی نیت کو قبولیت فرماتے ہوئے ہمارے امام کو کامل شفا جلد از جلد عطا فرماوے۔ آمین اللھم آمین۔

میری اس تحریک پر محترمہ بدر بیگم صاحبہ والدہ عزیزہ امۃ الحی صاحبہ بیگم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب لاہور) نے بھی -/-/Rs ۷۵ ماہانہ کے حساب سے ایک سال کے لئے مبلغ -/-/Rs ۹۰۰ کی رقم برائے علاج نادار مریضاں بھجوائی ہے۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ محترمہ بیگم صاحبہ کے نواسے کا اپریشن انگلستان میں ہو رہا ہے احباب جماعت و صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاص طور پر بچے کے کامیاب اپریشن کے لئے درد دل سے دعا فرماویں نیز ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے بھی دعا فرماویں۔ محترمہ بدر بیگم صاحبہ نے ہسپتال کی تعمیر کے لئے بھی گرانقدر رقم بطور عطیہ ادا فرمائی تھی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔ آمین ثم آمین

والسلام - خاکسار (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

## خریداران رسالہ تشحیذ کو ضروری اطلاع

رسالہ تشحیذ باقاعدگی کے ساتھ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو پوسٹ کر دیا جاتا ہے لیکن افسوس ہے کہ اس دفعہ سیلاب کی وجہ بعض ناگزیر مشکلات حائل ہو گئیں۔ اس وجہ سے رسالہ بروقت شائع نہیں ہو سکا۔ اس ماہ کا رسالہ انشاء اللہ ۲۲ تاریخ تک پوسٹ کر دیا جائے گا۔ خریداران وایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

(مینیجر)

# مجلس انصار اللہ کی مالی تحریکات

## چندہ ماہوار۔ سالانہ اجتماع۔ تعمیر فنڈ۔ اشاعت لٹریچر

اراکین مجلس انصار اللہ کی یاد دہانی کے لئے اعلان ہے کہ مجلس کے اخراجات کو چلانے کے لئے چار تحریکات جاری ہیں۔ ان کی شرح اس قدر قلیل رکھی گئی ہے کہ ان میں شمولیت کسی بھی رکن کے لئے بار نہیں ہو سکتی۔ چندہ ماہوار آمد پر ½ پائی فی روپیہ چندہ سالانہ۔ اجتماع صرف بارہ آنے سالانہ۔ اور تعمیر فنڈ و اشاعت لٹریچر حسب استطاعت ہے۔ چندہ تعمیر کے متعلق اراکین کو علم ہے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے تاکہ تعمیر کے کام کا پہلا دور اس سال پایہ تکمیل کو پہنچایا جا سکے۔ اور پھر چند سال جب تک کہ دوبارہ توسیع کی ضرورت پیش نہ آئے اس فنڈ کو بند کر دیا جائے۔ پس اس تحریک میں حصہ لیتے وقت اراکین کو اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ہم نے اس سال سترہ ہزار روپے کی رقم پوری کرنی ہے۔ اور اسی کے مطابق چندہ دے کر عنداللہ ماجور ہونا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## ضرورت مند اصحاب کی توجہ کے لئے

(۱) داخلہ سنٹرل گورنمنٹ ٹیچرس ٹریننگ کالج نظام آباد کراچی } بی ٹی کلاسس یکسالہ کورس

تحریری امتحان ۳/۷/۵۹ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۴/۷/۵۹ تک مردوں اور عورتوں سے۔ مشرائط گریجوایٹ سائنس و ریاضی والے کو ترجیح۔ فارم دفتر پرنسپل سے طلب ہو۔ (پ۔ٹ ۱۳/۷/۵۹)

(۲) داخلہ پشاور یونیورسٹی ایم اے/ ایم۔ ایس۔ سی/ ایل ایل بی

ایم۔ اے انگلش۔ اکنامکس۔ ہسٹری۔ جیوگرفی۔ اسلامیات۔ پشتو۔ اردو۔ ریاضی

ایم۔ ایس۔ سی فزکس کیمسٹری باٹنی نیز ایل ایل بی کلاسز داخلہ ۱/۹/۵۹ تا ۱۵/۹/۵۹۔ لڑکیاں بھی داخل ہو سکتی ہیں

درخواستیں ۲۰/۸/۵۹ تک بشمول پروویژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹس بنام متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ (پ۔ٹ ۱۴/۷/۵۹)

(۳) داخلہ بی ٹی کلاس پشاور یونیورسٹی } درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۰/۸/۵۹ تک بنام ڈیپارٹمنٹ آف ایجوکیشن پشاور یونیورسٹی۔ شرط گریجوایٹ۔ فارم درخواست دفتر رجسٹرار پشاور یونیورسٹی سے طلب ہو۔ (پ۔ٹ ۱۴/۷/۵۹)

(۴) داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ } توسیع بہائے درخواست ۲۰/۷/۵۹ تک بسیلاب کی وجہ سے

مجوزہ فارم نہ ملنے کی صورت میں درخواست سادہ کاغذ پر مشتمل بر کوائف ذیل ارسال ہو (۱) نام و پتہ (۲) تاریخ پیدائش (۳) میٹرک میں حاصل کردہ نمبر و مضامین (پ۔ٹ ۱۴/۷/۵۹)

(۵) ڈائرکٹر آف فشریز ویسٹ پاکستان گورنمنٹ } (ا) فشریز Fisheries [illegible]

اسسٹنٹ (ب) فشریز ڈی ویلپمنٹ اسسٹنٹس (پشاور۔ مردان) (ج) فشریز ریسرچ اسسٹنٹس

مقامات ڈیوٹی (ا) حیدرآباد ڈویژن (ب) پشاور۔ مردان (ج) مغربی پاکستان } تنخواہ ۱۲۰۔۱۰۔۲۰۰۔۱۰۔۳۰۰

شرائط:۔ بی۔ ایس۔ سی بوٹنی و زوآلوجی۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ پاکستانی

درخواستیں مشتمل بر کوائف عمر۔ ضلع سکونت۔ قومیت۔ تعلیمی قابلیت و بشمول مصدقہ نقول سندات میٹرک و ڈگری و حاصل کردہ نمبر ۲۵/۷/۵۹ تک بنام ڈائرکٹر آف فشریز ویسٹ پاکستان لاہور (پ۔ٹ ۱۴/۷/۵۹)

(ناظر تعلیم ربوہ)

# تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

### چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور

منشی بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ
" " سیکرٹری مال
" " وصایا
" " تالیف و تصنیف
حکیم روشن الدین صاحب " امور عامہ
چوہدری وزیر خانصاحب " اصلاح و ارشاد
قاضی عبدالکریم صاحب " تعلیم
محمد سعید احمد صاحب " زراعت و امین

### گوجرانوالہ شہر

مولوی محمد حسین صاحب فاضل۔ سیکرٹری تعلیم

### چک ۵۴۳ E.B ضلع ملتان

چوہدری بہاول بخش صاحب امین

### احمد نگر ضلع جھنگ

چوہدری محمد ابراہیم صاحب نمبردار۔ سیکرٹری وصایا۔

### ڈیرہ غازیخاں

حافظ محمد عمر صاحب آڈیٹر
میاں عبدالرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

### لاہور شہر

بابو محمد شفیع صاحب۔ سیکرٹری مال
چوہدری فتح محمد صاحب " امور عامہ
سید بہاول شاہ صاحب۔ " اصلاح و ارشاد
رانا عبدالکریم صاحب " تعلیم
ملک فضل کریم صاحب " وصایا
مولوی عبداللطیف صاحب " امور خارجیہ
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب " ضیافت
شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری۔ سیکرٹری تالیف و تصنیف
بابو انشاء اللہ خانصاحب آڈیٹر

## درخواستہائے دعا

(۱) میں نے امسال ایف ایس سی اور نفو بیوا رحمٰن اور جاوید اقبال نے ایف اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب تینوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (وسیم احمد خلیل چترال)

(۲) میری بھانجی صالحہ رضیہ تین چار ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (بشیر احمد ڈرائیور کسٹوڈین کراچی)

(۳) ایف اے اور ایف ایس سی کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ تمام احمدی بہن بھائیوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(شمس النساء۔ مزنگ کوٹ لاہور)

(۴) میرے ناناجان شیخ منظور علی صاحب (والد ڈاکٹر لطیف صاحب آف عدن) آجکل بوجہ بندش پیشاب بیمار ہیں۔ انہیں بغرض اپریشن لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شفا دے اور اپریشن کامیاب ہو۔ آمین

نیز میری پھوپھی زاد بہن عزیزہ ممتاز شیریں کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے تکلیف ہے۔ اس کی صحتیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(قمر النساء بنت شیخ ضیاء الحق صاحب)

(۵) میں عرصہ دو سال سے بیمار ہوں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے (جمعدار رسول خان لاڑکانہ سندھ)

(۶) میری بچی نسیم اختر ایک خطرناک مرض میں مبتلا ہے۔ احباب سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے (کیپٹن محمد اسلم ربوہ)

(۷) میں اور میری عزیز سہیلی نے جامعہ نصرت سے ایف اے کا امتحان دیا ہوا ہے اور نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا کرتی ہوں۔ (بشریٰ خانم بنت کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

(۸) بندہ کی اہلیہ بیمار ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (سلطان محمود)

(۹) میرے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب ساکن ظفر آباد اسٹیٹ حیدرآباد سندھ کو ایک مقدمہ درپیش ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نسیم احمد ولد چوہدری محمد بوٹا ربوہ)

# وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**نمبر ۱۵۳۷۲** :- میں چوہدری مشتاق احمد مبارک ولد چوہدری فتح عالم صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھاردووالہ۔ ڈاکخانہ دھاردووالہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۶-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ میرے والد بزرگوار اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زندہ ہیں اس لئے اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور میں بفضلہ تعالیٰ بی۔اے کے امتحان کی تیاری کر رہا ہوں۔ اس لئے سردست جناب والد صاحب مجھے /۵ روپے ماہوار جیب خرچ کے لئے عنایت فرماتے ہیں۔ میں اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور جونہی میں برسر روزگار ہو جاؤں گا تو تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد مشتاق احمد مبارک بقلم خود ولد چوہدری فتح عالم صاحب موضع دھاردووالہ ڈاکخانہ خاص۔ تحصیل و ضلع گجرات

گواہ شد محمد شفیع عنت علی موصی ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال حلقہ گجرات

گواہ شد بقلم خود چوہدری فتح عالم والد موصی مذکور ساکن موضع دھاردووالہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات

**نمبر ۱۵۳۷۱** :- میں عطاء الکریم شاہد بی اے ولد مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ جون ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار جیب خرچ /۲۰ روپے مجھے میرے والد محترم کی طرف سے ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تاریخ ۲۵ جون ۱۹۵۹ء

العبد موصی عطاء الکریم شاہد

گواہ شد حافظ شفیق احمد امام الصلوٰۃ احمد نگر۔

گواہ شد ابو العطاء جالندھری

**نمبر ۱۵۳۷۲** :- میں بشیراں بی بی زوجہ چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار قوم جنگل جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۴۷ R.B چوہڑ کانہ۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۶-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ دو ہزار روپے ہے جس میں سے مبلغ ایک ہزار روپیہ بصورت زیور طلائی وزنی ۱۰ تولہ وصول پا لیا ہے اور ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور کی تفصیل یہ ہے کڑیاں طلائی سوا آٹھ تولے اور کانٹے پونے دو تولے ہیں اس کل جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

الامۃ نشان انگوٹھا بشیراں بی بی زوجہ چوہدری محمد شفیع نمبردار چک ۱۴۷ ر ب ضلع لائلپور حال وارد ربوہ

گواہ شد چوہدری محمد شفیع نمبردار بقلم خود خاوند موصیہ

گواہ شد محمد دین سیکرٹری وصایا دارالصدر شرقی۔ ربوہ

**نمبر ۱۵۳۷۴** :- میں محمد روشن ولد احمد خاں صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن علی پور گھلواں ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۶-۳ حال فیض باغ لاہور حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں سالانہ آمد مبلغ /۳۰۰ روپے پر میرا گذارہ ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد بھی میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا۔

العبد :- نشان انگوٹھا محمد روشن ولد احمد خاں مکان ۸ گلی ۵ فیض باغ لاہور

گواہ شد :- فضل احمد ولد جلال دین حلقہ مصری شاہ لاہور

گواہ شد :- رحمت اللہ ولد خدا بخش مکان ۸ گلی ۵ فیض باغ لاہور

**نمبر ۱۵۳۷۶** :- میں زینب بی بی زوجہ محمد روشن قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن علی پور گھلواں ڈاک خانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان حال فیض باغ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۶-۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد زیورات کوئی نہیں۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ سات صد روپیہ قابل وصول ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر جو جائیداد و میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ :- نشان انگوٹھا زینب بی بی مکان ۸ گلی ۵ فیض باغ لاہور

گواہ شد :- فضل احمد ولد جلال الدین مصری شاہ لاہور

گواہ شد :- نشان انگوٹھا محمد روشن ولد احمد خاں خاوند موصیہ مکان ۸ گلی ۵ فیض باغ لاہور

**نمبر ۱۵۳۷۷** :- میں عبد الخالق ولد رائے عبد الماجد صاحب قوم منگلہ پیشہ دوکانداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن چک ۱۶۸ منگلہ ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۵-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا والد تاحال غیر احمدی ہے اس کی طرف سے مجھے کچھ نہیں ملتا۔ میرا گذارہ بصورت دکانداری ہے۔ ماہوار آمد /۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرا ایک سائیکل قیمتی /۲۰۰ روپیہ ایک گھڑی قیمتی /۱۰۰ سو روپیہ ہے اس /۳۰۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ بھی ادا کروں گا نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

العبد :- بقلم خود عبد الخالق ولد عبد الماجد چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی ضلع سرگودھا۔

گواہ شد :- بقلم خود محمد معصوم پریذیڈنٹ جماعت چک ۱۶۸/۱۷۱ شمالی

گواہ شد :- اللہ بخش بقلم خود سکرٹری مال جماعت چک ۱۶۸ ضلع سرگودھا

**نمبر ۱۵۳۷۸** :- میں صاحب بیوی بنت رائے امیر خاں قوم منگلہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن چک نمبر ۱۶۸ شمالی منگلہ ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۹-۵-۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں مسماۃ صاحب بیوی بنت رائے امیر خاں قوم منگلہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن چک ۱۶۸ شمالی منگلہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں اس وقت میرے پاس یکصد روپے نقد ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اور میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ :- نشان انگوٹھا صاحب بیوی بنت رائے امیر خان قوم منگلہ۔

گواہ شد :- بقلم خود محمد معصوم پریذیڈنٹ جماعت چک ۱۶۸ ضلع سرگودھا۔

گواہ شد :- اللہ بخش بقلم خود سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ شمالی ضلع سرگودھا

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

## غیر ملکوں میں اعلیٰ درجہ کی پاکستانی گھریلو مصنوعات کی کھپت ہو سکتی ہے

### برآمدات کو فروغ دینے کیلئے چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے اقدامات

کراچی ۱۸ جولائی۔ چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن گھریلو دستکاریوں اور چھوٹی صنعتوں کی مصنوعات کی برآمد کے لئے مہم شروع کرنا چاہتی ہے۔

حال ہی میں غیر ملکی خریداروں اور غیر ملکوں میں پاکستانی تجارتی افسروں میں جو خط وکتابت ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معیاری اشیاء کی برآمد کے امکانات روشن ہیں۔ بشرطیکہ ان کے ڈیزائن دلکش اور عمدہ ہوں۔ اور وہ صرف آرائش اور سجاوٹ ہی کے کام نہ آئیں۔ بلکہ انہیں استعمال بھی کیا جا سکے۔ جہاں تک مصنوعات کے ڈیزائن اور ان کی تیاری کے لئے مہارت کا تعلق ہے پاکستان میں ہنر مندوں اور کاریگروں کی کمی نہیں ہے۔ لیکن اب تک ان کی صلاحیتوں سے مناسب طور پر فائدہ نہیں اٹھایا گیا ہے چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی خواہاں ہے اور اس نے کاریگروں اور چھوٹے پیمانے پر اشیاء بنانے والوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ مکمل شدہ اشیاء کے نمونے ایسے بھیجیں جن کے ڈیزائن نئے کارآمد اور دلکش ہوں۔ انہیں اگر منظور کر لیا گیا۔ تو ان اشیاء کی خریداری کے سودے کئے جائیں گے۔ لیکن ان اشیاء کے نمونے بہت ہی اچھی قسم کے ہونے چاہئیں تاکہ غیر ملکی خریداروں کو انہیں خریدنے کی ترغیب ہو۔ معمولی درجے کی اشیاء کو مسترد کر دیا جائے گا۔ ہر چیز کے دو نمونے آنے چاہئیں اعلیٰ درجے کی اشیاء کے دام کارپوریشن ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر نمونے کارپوریشن نے قبول کر لئے تو وہ ان ملکی منڈیوں میں انکی فروخت کے بھی سودے کرے گی۔ کارپوریشن کے مارکیٹنگ افسر کو یہ نمونے خود لے جا کر دیئے جا سکتے ہیں۔

### روس سرمایہ داروں کے خلاف بغاوت کا خیر مقدم کریگا

پولینڈ ۱۸ جولائی۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کروشیف نے کہا ہے کہ روس کبھی جنگ نہیں شروع کرے گا۔ لیکن سرمایہ دار "ڈاکوؤں" کے خلاف کسی بھی ملک کے عوام کی بغاوت کا خیر مقدم کرے گا۔ وہ یہاں مزدوروں کی بین الاقوامی

... کانگریس سے خطاب کر رہے تھے۔ وہ آج کل پولینڈ کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔

### کمشنر اعداد و شمار سوالنامہ شائع کریگا

لاہور ۱۸ جولائی۔ مسٹر ایم مسعود سی ایس پی کمشنر زرعی اعداد و شمار نے آج لاہور میں اعداد و شمار کے کام کے ابتدائی مراحل پر اپنے اسٹاف سے بات چیت کی۔ مسٹر مسعود نے ۹۶ نکات کا ایک سوالنامہ تیار کیا ہے۔ تاکہ زراعت پیشہ لوگوں سے ضروری معلومات حاصل کی جائیں۔ اس سوالنامہ کی دیہاتی علاقوں اور قصبوں میں اشاعت کی جائے۔

### حاجیوں کا جہاز ۲۱ جولائی کو کراچی آ جائیگا

کراچی ۱۸ جولائی۔ حاجیوں کا جہاز محمدی ۱۲ جولائی کو جدہ سے چلا تھا۔ ۲۱ جولائی کو یہاں پہنچے گا۔ اس پر ۱۴۵۳ حاجی سفر کر رہے ہیں۔

### نیپال کے لئے امریکی طیارے

نئی دہلی ۱۸ جولائی۔ امریکہ نے شہری ہوابازی کو ترقی دینے کے لئے نیپال کو پانچ طیارے دیے ہیں۔ ان میں سے ۲۲ نشستوں اور دو انجنوں والا پہلا طیارہ کل کھٹمنڈو پہنچا امریکہ نیپال کے ہوائی اڈوں کے لئے سامان بھی مہیا کرے گا۔

### جنوبی افریقہ کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں پیش کرنیکی حمایت

نیویارک ۱۸ جولائی۔ گیارہ ممالک نے اس تجویز کی حمایت کی ہے کہ جنوبی افریقہ میں پاکستانی اور ہندوستانی باشندوں کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پیش کیا جائے۔ یہ مطالبہ پاکستان اور ہندوستان نے کیا ہے جن ممالک نے حمایت کی ہے ان میں ایران متحدہ عرب جمہوریہ، گھانا، لنکا، ملایا، انڈونیشیا آئرلینڈ کیوبا، وینزویلا اور یوروگوئے شامل ہیں۔

## اکیس روپے ماہانہ سے کم کرائے کے متروکہ مکانوں کے بارے میں چھان بین

### کرائے کا اندازہ دوبارہ لگایا جائیگا سکھر میں بعض متروکہ مکانوں کا معائنہ کرنیکے بعد وزیر بحالیات کی ہدایت

سکھر ۱۸ جولائی وزیر بحالیات لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے آج یہاں بعض متروکہ مکانوں کا معائنہ کرنے کے بعد ہدایت کی کہ یہاں اکیس روپے مہینے سے کم کرایہ کے جتنے متروکہ مکان ہیں۔ ان کے کرایہ کا اندازہ دوبارہ لگایا جائے۔ یہ کام پندرہ دن میں مکمل ہو جائے گا۔

یہی مسئلہ کوئٹہ اور شیخوپورہ میں بھی درپیش ہے۔ جہاں قیمت کا اندازہ غلط لگایا گیا ہے وزیر بحالیات نے کہا جب وہ دورہ پر جائینگے تو وہاں بھی اس کا جائزہ لیں گے۔

جنرل اعظم خاں نے اعلان کیا کہ گنجان آباد شہروں میں مہاجرین کی آبادی سے جو اور تنگی پیدا ہو گئی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے یہ معلومات حاصل کی جا رہی ہیں کہ کس طرح انہیں دیہات میں بسایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ دیہات میں ان کی آبادی سے وہاں کی اقتصادی حالت مضبوط ہو گی۔ انہوں نے دیہات سے آنے والے سرکاری ملازموں سے کہا کہ وہ بڑے شہروں میں بسنے کی ذہنیت ترک کر دیں اور اپنے گاؤں میں جا کر رہیں۔

وزیر بحالیات آج صبح یہاں مہاجر بستیاں اور مہاجروں کے دو نئے بازار دیکھنے گئے انہوں نے بعض متروکہ مکان بھی دیکھے۔ جن کے بارے میں شکایت کی گئی ہے کہ میونسپلٹی نے زیادہ کرایوں کی تشخیص کی ہے جنرل اعظم معائنہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ فرق اس لئے پیدا ہوا کہ بعض مکانوں کے کرائے درپردہ مقاصد کے تحت بہت کم لگائے گئے تھے۔ اسلئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ اکیس روپے مہینہ سے کم کرایہ کے تمام مکانوں کے کرایہ کا دوبارہ اندازہ لگایا جائے۔



### ملتان ڈویژن کیلئے لوہے اور سیمنٹ کی تقسیم

ملتان ۱۸ جولائی۔ ملتان کی لوہا فولاد اور سیمنٹ کی تقسیم کنندہ کمیٹی کا اجلاس کل منعقد ہوا۔ جس میں ملتان ڈویژن کے صنعتی کارخانوں کے لئے لوہے اور سیمنٹ کا کوٹا منظور کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت کے فرائض ڈپٹی ڈائریکٹر صنعت علاقہ ملتان نے انجام دیئے۔ کمیٹی نے دو سو صنعتی اداروں کی ضروریات کے لئے تین مزید بوری سیمنٹ منظور کیا۔ ملتان ڈویژن میں اب صنعتی اداروں کے لئے دس ہزار ٹن اور عوام کے لئے تین ہزار ٹن سیمنٹ منظور ہوا ہے۔ اس سے پہلے صنعتی اداروں کے لئے ۷ ہزار پانچ ٹن سیمنٹ منظور ہوا تھا۔

### افغان چیف آف سٹاف انقرہ پہنچ گئے

انقرہ ۱۸ جولائی جنرل سید عاصم خان چیف آف اسٹاف افغانستان چھ دیگر سٹاف افسروں کے ہمراہ جمعرات کو یہاں پہنچے۔ وہ یہاں دس روز کے دورے پر آئے ہیں۔ وفد ترکی کے بحری اور فضائی فوجی اڈے دیکھے گا اور ترکی کے فوجی مظاہروں میں شرکت کرے گا۔

### جاپان اور مغربی جرمنی ایشیا کو امداد دینگے

بون ۱۸ جولائی۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر کشی نے یہ اعلان کیا کہ جاپان اور مغربی جرمنی ایشیا کے ممالک کو مالی اور اقتصادی امداد دینے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ مسٹر کشی نے کل جرمنی کے چانسلر مسٹر ایڈنائر سے ملاقات کی۔ ایڈنائر نے جاپان کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔